اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY.
ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ایڈیٹر غلام نبی
تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱
شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند سالانہ ...
قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ مارچ ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ بخار ۔ نزلہ اور سردرد ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت کھانسی ۔ سردرد اور نزلہ کے باعث ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

آج حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں مولوی ولی داد خان صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا ۔

بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا ۔ کارروائی شروع ہونے سے پیشتر تمام اراکین نے کھڑے ہو کر عہد نامہ کو دہرایا ۔ پھر سیکرٹری صاحب نے ماہ فروری کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی ۔ پھر شیخ مبارک احمد صاحب نے "فرمانبرداری اور خدمت" کے موضوع پر مولوی محمد یار صاحب عارف نے "دیانت" پر اور مولوی ظہور حسین صاحب نے "اخلاق حسنہ" پر تقریر کی ۔ آخر میں صاحب صدر نے مختلف امور پر روشنی ڈالتے ہوئے آئندہ سال کا پروگرام ممبران کے سامنے پیش کیا ۔ اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا ۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قادیان میں پہلا اجتماعی یوم عمل

ہر طبقہ کے احمدیوں نے اپنے ہاتھوں سے ایک سڑک پر پچیس ۲۵ ہزار مکعب فٹ مٹی ڈالی

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ احباب قادیان کا پہلا اجتماعی یوم عمل مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو نہایت عمدگی کے ساتھ منایا گیا ۔ جبکہ تمام چھوٹے بڑے احمدیوں نے چند گھنٹوں میں مٹی اٹھا اٹھا کر ۹۰۰ فٹ لمبی سڑک تیار کر دی

اپنے ہاتھوں سے محنت و مشقت کا کام کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ نے سارے انتظامات کئے ۔ سب سے پہلے قادیان کے انجنیئر زاہد اور سیر ز صاحبان سے ضروری مشورے حاصل کئے گئے ۔ بابو اکبر علی صاحب نے نہایت محنت سے راستہ کی پیمائش اور سروے کی ۔ اور پھر مٹی ڈالنے کے لئے باقاعدہ سکیم تیار کی گئی ۔

مجلس کے راستہ میں سب سے بڑی دو دقتیں تھیں اول ضرورت کے مطابق مٹی کا حاصل کرنا ۔ اس کا حل اس طریق پر ہوا ۔ کہ ایک تو سڑک کے قریب ہی ڈھاب سے کافی مٹی مل گئی ۔ دوسرے بعض بزرگوں کی وساطت سے تھوڑی دور زمین کا ایک ٹکڑا لے لیا گیا ۔ جہاں سے مٹی لائی گئی ۔ دوسرا مرحلہ تمام کام کرنے والوں کے لئے کدالوں اور ٹوکریوں کا مہیا کرنا تھا ۔ مجلس نے محلہ وار فہرستیں تیار کر کے اندازہ کیا ۔ کہ اس کام کے لئے کل کتنی ٹوکریاں اور کدالیں حاصل ہو سکتی ہیں ۔ پھر چندہ کر کے سامان خریدنے کا بھی اہتمام کیا ۔ چنانچہ پانچصد ٹوکریاں اور چھپتر کدالیں مجلس نے اپنے فنڈ سے خریدیں ۔

ایک نظام کے ماتحت کام کرنے کے لئے محلہ وار فہرستیں تیار کی گئیں ۔ دس دس افراد کا گروپ بنا کر اس پر ایک لیڈر مقرر کیا گیا ۔ اور پانچ گروپ کی ایک پارٹی بنا کر ان پر سرگروہ مقرر کئے گئے ۔ ۲۹ مارچ کو تمام سرگروہوں کو اکٹھا کر کے ریہرسل کرایا گیا ۔ اور ان کے لئے کام کرنے کے حلقے مقرر کر دیئے گئے ۔ اسی دن سامان بھی تقسیم کر دیا گیا ۔

۳۰ مارچ اعلان کے مطابق تمام احباب سوائے بیماروں اور معذوروں کے ۸ بجے صبح اپنے اپنے محلوں میں جمع ہوئے اور ۸½ بجے حلقہ وار جلوسوں کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مقام عمل پر آ گئے ۔ جہاں ہر حلقہ کی حاضری لی گئی ۔ اور باقاعدہ کام شروع ہوا ۔ مقام اجتماع پر مجلس کے دفتر کے لئے شامیانہ نصب تھا جس کے ساتھ سیاہ رنگ کا پھریرا لہرا رہا تھا ۔ اس پر سفید موٹے حروف سے "وقار عمل" لکھا تھا مجلس نے مختلف شعبوں میں انتظام تقسیم کر رکھا تھا ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ بزرگان سلسلہ سے بہت سے اصحاب نے کام کی نگرانی فرمائی ۔ کہ انہوں نے نہ صرف نہایت عمدگی سے نگرانی کر کے کام کرنے والوں میں ہمت اور جوش پیدا کیا ۔ بلکہ خود بھی مشقت کا کام کر

وصیتیں

نمبر ۵۳۴۶ :- منکہ عبد الحمید خان ولد ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب قوم عمر زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ محرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے جس کی کل قیمت ۴/۴۰ روپے ہے۔ یہ رقم نقد تحریک جائداد امانت فنڈ قادیان میں جمع ہے۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر رقم اس کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد :- عبد الحمید خان بی ایس سی گروپ آر سنگل کوئٹہ
گواہ شد :- عبد المجید خان سول ہسپتال کوئٹہ والد موصی۔
گواہ شد :- نواب دین کلرک آر سنگل کوئٹہ

نمبر ۵۳۵۱ :- منکہ عبد اللہ آر سکاٹ ولد انگس نذر قوم سکاٹ پیشہ سپرمائنیز عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن سکاٹ لینڈ حال عراق ڈاکخانہ اربیل رعرب محلہ تحصیل و ضلع اربیل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے سوائے اندازاً ۱۵ (پندرہ) عراقی دیناروں کے جن کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ۱/۲ ۱ دینار ہے۔ جو میں بعد میں انشاء اللہ ارسال کروں گا۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اپنی وفات کے وقت اگر کوئی جائداد چھوڑوں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی احمدیہ کمیونٹی قادیان مالک ہوگی۔ اگر میری ماہوار آمدنی میں کوئی تغیر واقع ہوگا تو میں اس کی اطلاع صدر دفتر کو وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

میں شرط اول روانہ کر رہا ہوں معرفت فنانشل سکرٹری عراق

العبد :- دستخط عبد اللہ آر سکاٹ
گواہ شد :- مرزا برکت علی آف آبادان امیر جماعت احمدیہ عراق مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۹ء
گواہ شد :- مرزا فتح محمد احمدی۔ سکرٹری وصایا جماعتیہ عراق
گواہ شد :- معراج الدین رسکرٹری مال جماعت عراق) جماعتیہ

نمبر ۵۳۴۱ :- منکہ قاسم بی بی زوجہ مرزا حاکم بیگ صاحب قوم مغل عمر قریباً ۵۰ سال ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ زیورات قیمتی ۷۰۰/- روپے اور جائداد غیر منقولہ ایک منزل مکان واقعہ گڑھی شاہدولہ محلہ گجرات محدود بحدود اربعہ ذیل شمال مکان حسینا حجام جنوب مکان عمر دین کشمیری مشرق مکان محمد الدین مغل مغرب مکان مرزا حاکم بیگ کا ۱/۲ حصہ ہے میں جائداد منقولہ و غیر منقولہ مذکورہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اپنی زندگی میں دیتی ہوں۔ جائداد منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ۷۰/- روپے اور جائداد غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ۳۰/- روپے ہے۔ یہ کل مبلغ ۱۰۰/- روپیہ میں انجمن مذکورہ کو برضا مندی خود اپنی زندگی میں دیتی ہوں میرا کوئی مہر واجب الادا بذمہ شوہر خود نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ قاسم بی بی بقلم خود
گواہ شد :- مرزا حاکم بیگ شوہر موصیہ بقلم خود
گواہ شد :- احمد الدین پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات

نمبر ۵۳۴۵ :- منکہ نور محمد ولد میاں خیر الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲ ۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت عاجز کی جائداد حسب ذیل ہے خاندانی جائداد ایک مکان خام جس کی قیمت فی زمانہ مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۴ کا میں مالک ہوں۔ واقعہ موضع چھجہ وال ضلع لدھیانہ ۱۰/۵ خود پیدا کردہ جائداد (۱) ایک مکان خام جس کی قیمت فی زمانہ ۵۰۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۴ کا میں مالک ہوں۔ واقعہ موضع چھجہ وال ضلع لدھیانہ ۲۰۰/- روپے کی زمین رہن تقریباً ایک بیگھہ جو کہ مدت ہوئی ۳۵۰/- روپے میں رہن لی تھی لیکن آج کل بمشکل ۲۰۰/- کی حیثیت رکھتی ہے واقعہ موضع چھجہ وال ضلع لدھیانہ ۱۰۰/- ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان قیمتی تقریباً ۳۰۰۰/- کل ۳۳۵۰/- لہٰذا مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۳۳۵/- کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو انشاء اللہ جلد نقد ادا کی جائیگی۔ یا جو کچھ جمع خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیا جائیگا وہ کاٹ کر باقی میری جائداد سے وصول کیا جائے اس کے علاوہ عاجز کی ماہوار آمدنی بعد کٹوتی انکم ٹیکس ۱۸۵/۸/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی یعنی ۱۸/۹/- ماہوار کی وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ماہوار ادا کرتا رہونگا اگر یہ آمدنی بڑھ جائے یا بصورت پنشن کم ہو جائے۔ تو حسب حال کم و بیش ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اگر کوئی اور جائداد سوائے اس کے جو وصیت میں مذکور ہو چکی ہے میرے مرنے کے بعد پائی جاوے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی البتہ جائداد وصیت میں [illegible]

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۳۰ مارچ - آج کونسل آف سٹیٹ میں کامرس سکرٹری نے تجویز پیش کی - کہ انگلستان اور ہندوستان کا تجارتی معاہدہ منظور کر دیا جائے - چنانچہ اسے دس کے مقابلہ میں ۲۰ ووٹوں کی کثرت سے منظور کر دیا گیا۔

حیدر آباد دکن ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ نظام گورنمنٹ ریاست میں اصلاحات کے سلسلہ میں بہت جلد ایک اعلان شائع کرنے والی ہے - اور سر اکبر حیدری اس کے متعلق گاندھی جی سے خط و کتابت کر رہے ہیں - اس اعلان میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے اعلان بھی کر دیئے جائیں گے - اور مذہبی پابندیاں بھی دور کر دی جائیں گی -

دہلی ۳۰ مارچ - مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر نے اعلان کیا - کہ موت پر ٹیکس لگانے کی تجویز کو صوبائی حکومتوں نے پسند نہیں کیا تھا - اس لئے اسے ترک کر دیا گیا

دہلی ۳۰ مارچ - فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس نے آج اعلان کیا - کہ آپ دو شنبہ تک - متعلقہ راجکوٹ کے سلسلہ میں اپنا فیصلہ صادر کر دیں گے۔

دہلی ۳۰ مارچ - مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے بیان کیا - کہ حکومت لنکا آٹھ ہزار ہندوستانی مزدوروں کو واپس کرنا چاہتی ہے - اور اس سلسلہ میں ان کے ساتھ مبادلہ افکار کیا جا رہا ہے -

برلن ۳۰ مارچ - کل دن بھر سلواکیہ کی وزارت ہنگری کے مطالبات پر غور کرتی رہی - ووا سے روتھنیا کی سرحد پر پندرہ میل چوڑا علاقہ دینے کے لئے تیار ہے - لیکن ہنگری اپنی ایک ریلوے لائن کی حفاظت کے لئے اس سے دوگنا علاقہ طلب کر رہا ہے -

سلامنکا ۳۰ مارچ جنرل فرانکو کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ صرف ٹولیڈو کے محاذ پر ۴۰ ہزار اشخاص قید کئے گئے ہیں - دیگر محاذات پر بھی قیدی بہ تعداد کثیر گرفتار ہو رہے ہیں -

روما ۳۰ مارچ - میڈرڈ کے سقوط پر اظہار خیالات کرتے ہوئے مسولینی نے کہا کہ سپین کی تسخیر یورپ میں بالشوزم کی شکست کے مترادف ہے - اور جس طرح اس کا خاتمہ ہوا ہے اسی طرح اٹلی اور نسلیت کے دشمن بھی بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) شام کے قبائلیوں نے جو توپوں - مشین گنوں اور رائفلوں سے مسلح ہیں - حکومت فرانس کو الٹی میٹم دیا ہے کہ ان کے سردار اور گرفتار شدہ قبائلیوں کو رہا کر دیا جائے - ورنہ وہ جنگ کریں گے۔

لاہور ۳۰ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ہائیکورٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ تمام وکلاء کے منشیوں کی وردیاں ایک جیسی ہونے کے متعلق جج صاحبان اپنی آراء سے مطلع کریں۔

کولہاپور ۳۰ مارچ - دربار کی طرف سے ریاستی پرجا کانفرنس کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے - اور اس کے تمام فنڈ اور جائداد ضبط کر لی ہے - اس سلسلہ میں پولیس نے کئی مقامات کی تلاشیاں لیں - معلوم ہوا ہے کہ اس کے باوجود ۱۶ اور ۱۷ اپریل کو کانفرنس کا اجلاس ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رامیہ کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

بیونس آئرس ۳۰ مارچ - حکومت برازیل نے اعلان کیا ہے کہ معاہدہ کے مطابق وہ ایک لاکھ ٹن گندم اور آٹھ ہزار ٹن روئی جرمن بھیج رہی ہے -

کراچی ۳۰ مارچ - آج سندھ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک پیش ہو کر اس پر بحث ہوتی رہی - اپوزیشن میں اس وقت ، اتحاد کے ۸ مسلم لیگی اور ۱۱ ہندو پارٹی کے ممبر شامل ہیں - مسٹر جناح نے مسلم لیگ پارٹی کو کانگرس کے ساتھ مل کر کولیشن وزارت کی اجازت دیدی ہے - وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن والے اس سے بہتر وزارت کہاں سے لائیں گے انہیں چاہیے - کہ شرم کو بالائے طاق رکھ کر اب خود ذمہ داری کا بوجھ اٹھائیں۔

الہ آباد ۲۹ مارچ - آج یہاں ہندو مسلمانوں میں خطرناک فساد ہو گیا جس کی وجہ سے پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے دو آدمی ہلاک ہو گئے فسادیوں نے دو مکانات نذر آتش کر دیئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل - آج لنڈن کے پل پر بم کے دو دھماکے ہوئے لیکن نقصان ال وجان نہیں ہوا - پولیس کا خیال ہے کہ یہ بھی آئرش ریپبلکن آرمی کا کام ہے دو آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۹ مارچ - ایک جلسہ میں جب منتظمین نے غیر مدعو شدہ اصحاب کو باہر نکل جانے کو کہا - تو سخت ہنگامہ بپا ہو گیا - طلباء اور کانگرسیوں کا عوام الناس سے تصادم ہو گیا - جس میں چاقو بھی استعمال کئے گئے - ہال کے شیشے ٹوٹ گئے - کرسیاں توڑ پھوڑ دی گئیں - ۱۲ اشخاص زخمی ہوئے - جن میں یو پی کے سابق وزیر سر جوالا پرشاد بھی ہیں۔

کلکتہ ۲۹ مارچ - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ایک بنگالی ممبر نے ایک بیان شائع کرایا ہے کہ کانگرس کی اندرونی صورت حالات اس سے کہیں زیادہ نازک ہے جیسی کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہے گاندھی جی اور مسٹر بوس کی ملاقات تک پنڈت پنت کے ریزولیوشن پر خیال آرائیاں فی الحال ترک کر دی جائیں۔

سڈنی ۲۹ مارچ - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے فضائی کمیشن کی سفارش کے مطابق سڈنی اور میلبورن میں طیارہ سازی کا کارخانہ قائم کئے جائیں گے - اور دونو ممالک سترہ لاکھ پونڈ کا سرمایہ اس کام پر لگائیں گے - کام فوری طور پر شروع کر دیا جائے گا -

ماسکو ۲۹ مارچ - ۱۹۳۹ء کی مردم شماری کے مطابق روس کی کل آبادی ۱۷ کروڑ ۱۰ لاکھ ۳۴ ہزار ہے -

لنڈن ۲۹ مارچ - وزیر اعظم برطانیہ کی ایک تازہ تصنیف بہت جلد طبع ہو کر مارکیٹ میں آنے والی ہے - جو اسی ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگی - اور جس میں بین الاقوامی تعلقات کے متعلق آپ کی سب تقریریں یکجا کر دی جائیں گی - اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوگا - اور خیال ہے کہ بہت زیادہ فروخت ہوگی۔

دہلی ۲۹ مارچ - محکمہ ڈاک کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے آٹھ آنہ سے لے کر دس روپیہ تک کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے لئے پوسٹل آرڈر جاری کئے جائیں گے - اور اس طرح دس روپیہ تک کی رقم ایک آنہ میں بھیجی جا سکتی ہے۔

لنڈن ۲۹ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ جنوبی بویریا اور وانگبرگ وغیرہ علاقوں میں جرمن افواج جمع ہو رہی ہیں - ورہ برینر کے رستہ ایک ہفتہ کے لئے تمام سول ٹریفک بند کر دیا گیا ہے - فوج اور اسلحہ سے بھری ہوئی ٹرینیں جرمنی سے اطالیہ میں داخل ہو رہی ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ فوج اور امیونیشن لیبیا کی طرف بھیجا جا رہا ہے - اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ فرانس سے اٹلی کی جنگ چھڑنے والی ہے -

قاہرہ ۲۹ مارچ - طولکرم میں عربوں کا برطانوی فوج سے تصادم ہو گیا - مسلسل آٹھ گھنٹہ تک لڑائی جاری رہی - عرب نعرے لگاتے ہوئے فوج پر ٹوٹ پڑے - برطانوی ٹینک کو آگ لگا دی اور ہوائی جہاز کو گولیاں مار کر نیچے گرا دیا - اس پر فوج کو شکست ہوئی - اور عربوں کو ۸ بندوقیں بہت سے کارتوس - گھوڑے اور دوسرا سامان جنگ ہاتھ لگا۔

لنڈن ۲۹ مارچ - فرانس کا وزیر فضائی انگلستان آ رہا ہے - تا یہاں کے فضائی افسروں کے ساتھ مل کر آئندہ جنگ میں دونو ملکوں کی فضائی طاقت کو متحدہ پروگرام کے ماتحت استعمال کی سکیم پر غور کرے۔

لنڈن ۲۹ مارچ - حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانوی جہاز رانی کو فروغ دینے کے لئے ۲۸ ملین پاؤنڈ خرچ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مارکٹ کے واپسی ٹکٹ

یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تجربہ کے طور پر حسب ذیل شرح پر تیسرے درجہ کے ارزاں یک روزہ مارکٹ کے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

کس سٹیشن سے	کس سٹیشن تک	کرایہ جات
ہوشیار پور	جالندھر شہر / جالندھر چھاؤنی	۰ — ۸ — ۰
"	امرت سر	۱ — ۷ — ۰
جالندھر شہر / جالندھر چھاؤنی	"	۰ — ۱۵ — ۰

(۲) ان ٹکٹوں کے حامل مسافروں کو بیرونی سفر کے لئے (یعنی ہوشیار پور سے جالندھر شہر، جالندھر چھاؤنی اور امرت سر اور جالندھر شہر اور جالندھر چھاؤنی سے امرت سر تک) صرف ۱۹۳-اپ کے ذریعہ اور واپسی سفر کے لئے (یعنی امرت سر سے ہوشیار پور، جالندھر شہر اور جالندھر چھاؤنی اور جالندھر شہر اور جالندھر چھاؤنی سے ہوشیار پور تک) صرف ۱۹۴-اپ کے ذریعہ سفر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(۳) اگر ان ٹکٹوں کے حامل مسافر مذکورہ بالا گاڑیوں کے بجائے کسی اور گاڑی میں سفر کرتے ہوئے پائے جائیں گے تو ان سے پورا کرایہ یکطرفہ اور نصف واپسی کرایہ ادا کردہ کا فرق معہ جرمانہ مقررہ چارج کیا جائیگا۔

(۴) جالندھر شہر، جالندھر چھاؤنی اور ہوشیار پور کے درمیان پانچ آنہ کا ارزاں یکطرفہ کرایہ جو اس وقت رائج ہے بدستور جاری رہے گا۔ چیف کمرشل مینیجر لاہور

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ جنکی احباب کو بیحد ضرورت تھی چھپ گیا ہے جسکا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور بطرز تیسیر القرآن ہے اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں جو منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ ولایتی مجلد اور پر سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے کاغذ سفید چکنا مجلد اور پر سنہری ٹھپہ قیمت [illegible] روپے چار آنے بڑھیا اور اعلیٰ کاغذ مجلد [illegible] اور پر سنہری ٹھپہ تین روپے اور خاص چمڑے کی جلد اور پر سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنہ نوٹ ایمن [illegible] اور باترجمہ تیس روپے [illegible] قرآن مجید پارہ اول و دوم [illegible]۔ سیرۃ المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قیمت عہ [illegible] حضرت مسیح موعود قیمت عہ سیرۃ النبی مجلد قیمت عہ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار کو [illegible] صرف عہ یعنی آدھی قیمت لی جائیگی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] مترجم و تفسیری پارہ [illegible] صحیح بخاری [illegible] جمائل شریف [illegible] سنہری ٹھپہ [illegible] [illegible] نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا [illegible] اللہ دتہ تاجر کتب بازار [illegible] قادیان

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور کے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

محلہ دارالانوار میں بعض قطعات اراضی قابل فروخت ہیں یہ تمام قطعات ساٹھ فٹ سڑک پر واقعہ ہیں خواہشمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں (حضرت) مرزا شریف احمد قادیان

قابل فروخت چند قطعات

(۱) محلہ دارالسعت میں چند کنال رقبہ آبادی سے گھرا ہوا قابل فروخت ہے۔ قیمت ۱۲/ روپیہ مرلہ

(۲) محلہ دارالفضل میں احمدیہ فارم کے متصل بعض قطعات قابل فروخت ہیں۔

ان قطعات کی قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جائے گا۔

(حضرت) مرزا شریف احمد قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ گھنیا سنگھ ولد [illegible] ذات [illegible] سکنہ چک [illegible] تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چک [illegible] درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۱ / ۳ / ۳۹

(دستخط) جناب چوہدری [illegible] صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ (مہر بورڈ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فتح محمد ولد رکن دین ذات ترکھان سکنہ خانقاہ ڈوگراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ / ۵ / ۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ / ۳ / ۳۹

(دستخط) جناب چوہدری [illegible] صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ (مہر بورڈ)

چنانچہ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر اور دوسرے بزرگ خود کدالیں سے کر مٹی کھودتے اور ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر سڑک پر ڈالتے رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نونہال بھی بڑی سرگرمی سے کام میں مشغول رہے۔

اس امر کے دیکھنے کے لئے کہ سڑک بنانے کا کام صحیح رنگ میں ہو رہا ہے۔ دوسرے افسر صاحبان کی مدد کے ساتھ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب اور بابو اکبر علی صاحب کام کرتے رہے۔ چونکہ خدشہ تھا۔ کہ اتنے وسیع کام میں کدالوں کے دستوں کے ٹوٹنے کی ضرورت لاحق ہوتی رہے گی۔ اس لئے تین نجار اصحاب کو اس کام پر مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے عمدگی سے یہ کام کیا۔

اتنے بڑے ہجوم میں اور اس قسم کے کام کا تجربہ نہ ہونے کے باعث چونکہ حادثات کا خطرہ تھا۔ اس لئے فرسٹ ایڈ کا انتظام کیا۔ مگر خدا کے فضل سے کوئی تشویشناک واقعہ رونما نہ ہوا۔ البتہ کئی اصحاب کو معمولی چوٹیں آئیں۔ یا کوئی معمولی تکلیف پیدا ہوگئی جس کا فوری علاج کیا گیا۔ کام کرنے والوں کو پانی پلانے کے لئے چھوٹے بچے مقرر تھے۔

مقام اجتماع کے گرد اور قصبہ میں صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی زیر قیادت پہرہ کا انتظام تھا۔ تاکہ سب اصحاب کے کام پر آجانے کی وجہ سے کوئی شرارت نہ کرنے پائے۔ سائیکلسٹوں کا ایک گروپ محلوں میں چکر لگاتا رہا۔ کسی دوست کو نگران اعلیٰ کی اجازت کے بغیر کام چھوڑ کر جانے کی اجازت نہ تھی۔

مجلس کی طرف سے ہر قسم کی معلومات مہیا کرنے کے لئے انکوائری آفس بھی قائم کیا گیا۔ خدا کے فضل سے انتظام میں بہت حد تک کامیابی ہوئی۔

دور سے مٹی لانے کے لئے قادیان کے کمہار بھائیوں کی خدمات بھی حاصل کی گئی تھیں۔ انہیں غیر احمدی کمہاروں نے بھی نہایت عمدہ تعاون کیا۔ اور سب اپنے گدھوں پر مٹی ڈھوتے رہے۔ خدا کے فضل سے کام نہایت عمدگی سے ہوا۔ کام کرنے والوں نے اپنے اپنے حصہ کا کام مسابقت کی روح کے ساتھ کیا۔ کام مسلسل ۸½ بجے سے ایک بجے تک کیا گیا۔ تازہ دم ہونے کے لئے نعرہ اللہ اکبر اور حضرت امیر المؤمنین زندہ باد کے نعرے کافی ہوتے تھے۔

اندازہ ہے کہ نو سو فٹ کی لمبائی اور اکیس فٹ کی چوڑائی میں قریباً پچیس ہزار مکعب فٹ مٹی ڈال کر سڑک بنائی گئی ہے۔ یہ وہ سڑک ہے جو محلہ دارالرحمت کے مشرق سے گزرتی ہے۔ اور جس پر گرلز ہائی سکول واقعہ ہے۔ پروگرام کے مطابق ایک بجے بعد دوپہر کام کو ختم کیا گیا۔ اور دعا کے بعد کارکن حلقہ وار جلوس کی صورت میں اپنے محلوں کو روانہ ہوئے۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

برما کے خریداروں کو ضروری اطلاع

برما کے خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ رجسٹرڈ اخبارات پر برما کے لئے پوسٹیج دس تولہ تک دو پیسہ ہے۔ لہٰذا آئندہ ان سے بھی الفضل کا سالانہ چندہ وہی لیا جائے گا۔ جو ہندوستان کے خریداروں سے لیا جاتا ہے۔ یعنی پندرہ روپے۔ برما کے دوستوں کی سہولت کے لئے ہم نے مزید یہ انتظام کیا ہے کہ ہفتہ میں انہیں دو دو پرچوں کے تین پیکٹ بھیجے جائیں۔ تا انہیں ہفتہ میں تین بار یعنی ہندوستان سے جہاز کے ذریعہ برما میں پہنچنے والی ہر ڈاک سے الفضل مل سکے

(منیجر الفضل)

تحریک جدید کے آئندہ سالوں کا چندہ صاحب توفیق اصحاب پیشگی ادا کر سکتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"میں نے خود گزشتہ سال پہلے سالوں سے زیادہ چندہ دیا تھا۔ اور باوجود سخت مقروض ہونے کے اب بھی زیادہ ہی دینے کا ارادہ ہے۔ اور بھی کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے پہلے سالوں سے زیادہ پیش کر دیا ہے۔ اور بعض مخلصین نے تو ایسا نمونہ دکھایا ہے کہ ان پر رشک آتا ہے۔ ایک دوست ہیں۔ وہ اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو انہیں گورنمنٹ کی طرف سے پراویڈنٹ فنڈ ملا۔ وہ اب بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں۔ اور کوئی تجارت وغیرہ کا کام نہیں کر سکتے۔ ان کا گزارہ جو کچھ ہے اسی پراویڈنٹ فنڈ پر ہے۔ مگر انہوں نے پراویڈنٹ فنڈ ملتے ہی تحریک جدید کے دوسرے سات سالہ دور کا چندہ اکٹھا بھجوا دیا اور لکھ دیا۔ کہ میری طرف سے دفتر میں بطور امانت رکھ لیا جائے۔ اور ہر سال اتنا چندہ تحریک میں میری طرف سے منتقل کر لیا جایا کرے۔ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں اور نہ معلوم کب مر جاؤں۔ یا خبر ہے پھر چندہ دینے کی توفیق ملے یا نہ ملے۔ اس لئے میں سات سال کا چندہ اکٹھا بھجوا دیتا ہوں۔

یہ کیسا اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور کس قدر خوشکن نمونہ ہے۔ جماعت کے دوست ایسے لوگوں پر جتنا فخر کریں کم ہے۔ اسی طرح اور کئی دوست ہیں جنہوں نے گو سات سال کا نہیں مگر دو دو تین تین سال کا چندہ اکٹھا جمع کرا دیا ہے۔ کہ ممکن ہے مالی لحاظ سے ہم پر کوئی کمزوری آجائے۔ اور ہم اس ثواب میں شریک ہونے سے رہ جائیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ابھی سے آئندہ سالوں کا چندہ جمع کرا دیا جائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ منھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ۱۸ نومبر ۳۸ء کے خطبہ میں شائع ہو چکا ہے۔ ہر ایک شخص کو اجازت ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق عطا فرمائے۔ تو وہ آئندہ سالوں کا چندہ بھی جمع کرا دے۔ یہ نہایت مبارک اور اعلیٰ درجہ کے اخلاص کی دلیل ہے۔

ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں میں سے بعض احباب کرام نے یہ قابل رشک نمونہ دکھایا ہے مگر معلوم ہوتا ہے بعض احباب کے دل میں ابھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا آئندہ سالوں کا چندہ دیا جا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اس کے جواب میں اس اعلان کے ذریعہ پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ ہر شخص جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ وہ آئندہ سالوں کا چندہ پیشگی تحریک جدید میں داخل کر سکتا ہے۔ جتنے سالوں کی رقم اس کی طرف سے وصول ہوگی۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق تحریک جدید میں بطور امانت رکھی جائے گی۔ اور ہر سال تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی جایا کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر کے حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مسجد احمدیہ لنڈن میں وائسرائے مکہ مکرمہ اور دیگر عرب ممالک کے نمائندوں کا شاندار اجتماع

مخلصانہ خوش آمدید۔ مسجد احمدیہ کی وسعت اور تبلیغ اسلام کے متعلق اظہار خوشنودی

پچھلے دنوں لنڈن میں فلسطین کے مسئلے پر غور و خوض۔ اور اس کے کسی مفید حل کے لئے کانفرنس ہو رہی تھی۔ تمام عرب ممالک کے نمائندے اس میں شریک ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز رائل ہائی نس امیر فیصل وائسرائے مکہ مکرمہ (جو حکومت حجاز کی طرف سے کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لنڈن تشریف لائے ہیں) اور دوسرے عرب ملکوں کے تمام نمائندوں کو ۱۱ مارچ بعد دوپہر مسجد احمدیہ لنڈن میں دعوت چائے دی۔ جس میں باوجود موسم کی کسی قدر خرابی کے قریباً دو سو اصحاب شامل ہوئے۔ جن میں لندن کے بڑے بڑے معزز اصحاب اور مختلف ممالک کے وزراء اور نمائندوں کے علاوہ بہت سے معزز ہندوستانی بھی شریک تھے۔ جماعت احمدیہ کے ممبر بھی موجود تھے۔

عرب نمائندگان کو عربی میں خوش آمدید

کارروائی ٹھیک چار بجے شروع ہوئی سب سے پہلے ایک برٹش نومسلم مسٹر دانیال نیل نے جن کا اسلامی نام بلال ہے۔ خوش الحانی اور بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مسٹر عبد الرحمٰن صاحب ہارڈی نومسلم نے تین منٹ کے قریب قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر ایک برٹش مسلم چھوٹی بچی نے کلمہ تشہد پڑھ کر سنایا۔ جسے سنکر حضرت الامیر فیصل نے بہت مسرت کا اظہار کیا۔ اور اسے دعا دی۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ اس کلمے پر قائم رکھے۔

تلاوت کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وُہ پیغام اور خوش آمدید جو حضرت امیر فیصل۔ اور دوسرے عرب نمائندگان کو پہنچانے کے لئے حضور نے بذریعہ تار ہندوستان سے روانہ فرمایا تھا پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے آپ نے کہا۔ چونکہ ہمارے وُہ معزز مہمان جنہیں آج ہم نے مدعو کیا ہے عرب ہیں۔ اور چونکہ یہ مجلس اسلامی دنیا سے جس کی مذہبی زبان عربی ہے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے میں نے جو کچھ کہنا ہے۔ وُہ پہلے عربی میں کہتا ہوں۔ بعد میں اس کا انگریزی میں ترجمہ سنایا جائے گا۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام بنام امیر فیصل و دوسرے عرب نمائندگان عربی میں پڑھ کر سنایا۔ اور عربی میں ہی ان کو ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں عرب ممالک کی تاریخ پر کسی قدر روشنی ڈالتے ہوئے نمائندگان کو علیحدہ علیحدہ ویلکم کہا گیا۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی پھر اس کا انگریزی ترجمہ سنایا گیا۔ جو کہ کافی تعداد میں چھپوا کر تمام اصحاب میں تقسیم کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیغام کا ترجمہ ایک گزشتہ پرچہ میں دیا جا چکا ہے۔ اور ایڈریس کا اردو ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے :۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کا ویلکم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ویلکم کے یہ معنے ہیں۔ کہ :۔

تمام دُنیا کے احمدی خواہ وہ امریکہ میں بود و باش رکھتے ہیں۔ یا افریقہ میں مشرق میں یا مغرب میں تمام کے تمام یور رائل ہائی نس۔ یور ایکسی لنسی اور دوسرے قابل احترام اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں ؛

عرب ممالک کے لیڈروں کو تمام دُنیا کے مسلمانوں میں جو عزت حاصل ہے اس کا تذکرہ غیر ضروری ہے۔ یور رائل ہائی نس مکہ کے وائسرائے ہیں۔ اور مکہ وُہ شہر ہے۔ جس میں کعبہ ہے۔ جو ابدالآباد تک مقام حج رہے گا۔ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ کعبہ اس شخص کے قبضہ میں کبھی نہیں جا سکتا۔ جو اس کی تقدیس کا قائل نہ ہو۔ اور یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے۔ جو گزشتہ تیرہ سو سال سے اپنی صداقت پر گواہ ہے خادم کعبہ ہونے کی عزت ایک ایسی سعادت ہے۔ جس پر یور رائل ہائی نس اور آپ کے رائل والد ماجد جتنا فخر کریں۔ کم ہے۔ اور یہ مذہبی تعلق ہر مسلمان کے دل میں حجاز کی کامیابی۔ ترقی۔ اور خیر خواہی کے گہرے جذبات پیدا کرتا رہتا ہے۔

ہز میجسٹی شاہ سعودی عرب نے پہلے ہی اپنی مملکت میں بعض اصلاحات مثلاً مذہبی خیالات کی آزادی جاری کر رکھی ہیں۔ اور آپ سب صاحبان یہ معلوم کر کے ضرور متاثر ہوں گے کہ حجاز میں کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر کوئی سزا نہیں دی جاتی ؛

یور ایکسی لنسی توفیق السویدی بھی اپنی سیاستدانی کی وجہ سے کافی مشہور ہیں۔ اور بغداد سے تشریف لائے ہیں۔ اور بغداد وُہ شہر ہے جس نے صدیوں تک اسلامی کلچر اور تہذیب کی مشعل کو روشن رکھا۔ آپکے ملک کی پرانی یادگاریں آج بھی مملکت عباسیہ کی شوکت اور اس زمانہ کے مسلمانوں کی عظمت کی یاد تازہ کر رہی ہیں۔ اور ہم سب دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یور ایکسی لنسی کی امداد کرے۔ تاکہ آپ اور آپکے رفقاء کار اپنے ملک کی عظمت اور وقار کو جو اسے کسی زمانہ میں حاصل تھا۔ بحال کر سکیں۔

معزز مندوبین یمن۔ میں آپ صاحبان کا بھی گرمجوشانہ خیر مقدم کرتا ہوں۔ حجاز کے بعد یمن ہی تھا جس نے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور اسکی تاریخ نے اسے اسلام کے قلب کی حیثیت عطا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ صاحبان کو بھی کامیابی و کامرانی عطا کرے۔

بعض مندوبین بعض معذوریوں کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ اور میں ان کے لئے بھی انہی جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں مندوبین فلسطین کو خوش آمدید کہتا ہوں فلسطین کے مستقبل کے لئے ہی ہمارے آج کے معزز و محترم مہمان دور دراز کے سفر کر کے یہاں آئے ہیں میں جمال آفندی حسینی ایوبی بے عبد الہادی اور ان کے رفقاء کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان خلوص دل سے آپکے ساتھ ہیں۔ اور مسئلہ فلسطین کے کامیاب حل کی خواہش رکھتے ہیں اور اس حل سے میری مراد ایسا حل ہے۔ جو آپ لوگوں کو مطمئن کر سکے :۔

آپکے مطالبات بالکل مناسب اور معقول ہیں اور ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ مدبرین برطانیہ انصاف انسانیت اور امن کے مفاد کے لئے آپکے مطالبات کے اطمینان کے ذرائع ضرور دریافت کریں گے۔ اور اس طرح تمام مسلم دُنیا کی پائیدار دوستی حاصل کر سکینگے۔ میں اس ایڈریس کو آپکی مساعی کے تسلی بخش نتائج اور اپنے گھروں کو بخیریت واپسی کی دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں ؛

ہز رائل ہائی نس امیر فیصل کی طرف سے جواب

ایڈریس ختم ہونے کے بعد ہز رائل ہائی نس امیر فیصل کی طرف سے ہز ایکسی لنسی شیخ حافظ وھبہ کونسل حجاز متعینہ لنڈن نے ایڈریس کا عربی میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور جن تاثرات اور محبت کا اظہار ہم سے کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً صحیح ہیں۔ کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان ایک نہایت مضبوط اور عالی شان عمارت کی طرح ہیں۔ جس کی ایک اینٹ کو ضرر پہونچنا بھی باقیوں کے لئے تکلیف اور دکھ کا موجب ہے۔ اور کہ تمام اسلامی دنیا کو ایک متحدہ محاذ قائم کرنا چاہیئے۔ تا ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کی جا سکے۔ اور کوئی دشمن زیر نہ کر سکے آخر میں انہوں نے دوبارہ نہائت پُر زور الفاظ میں سموالامیر فیصل اور باقی تمام نمائندگان کی طرف سے شکریہ اور خوشی کا اظہار کیا۔ بعدہ الاستاذ ابراہیم الموجی نے اس تقریر کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور عربی نمائندگان کی طرف سے مزید شکریہ اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو اور زیادہ اسلام کی خدمت اور ان انگریز مسلمانوں کو دین و قرآن سکھلانے کی توفیق دے ؛

معزز مہمانوں سے گفتگو اور ملاقاتیں

سموالامیر فیصل اور شیخ الاستاذ حافظ وھبہ کے علاوہ شیخ ابراہیم سلیمان سیکرٹری سعودی عرب لیگیشن بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ نمائندگان یمن القاضی محمد عبد اللہ الشامی۔ السید علی بن محمد العقیل اور الدکتور فرید بک رفاعی اور ان کے باقی لواحقین اصحاب بھی تشریف فرما تھے۔ عراقی نمائندگان میں سے بھی بعض موجود تھے۔ اسی طرح نمائندگان فلسطین بھی تشریف رکھتے تھے۔ دوران کارروائی میں اخبارات کے بعض نمائندوں نے یکے بعد دیگرے کافی تعداد میں فوٹو بھی لئے۔ جو بعد میں بعض اخبارات میں شائع ہوئے۔ ایک دو سالہ مسلم بچی نے جو انگریز مسلمان ماں باپ کی پہلی مسلمان بچی ہے۔ اور جس کا نام بی بی جنت ہے سموالامیر فیصل اور بعض دیگر نمائندگان کو اونچی آواز سے السلام علیکم کہا۔ جس سے سموالامیر بہت خوش ہوئے۔ اور بچی کو اپنی گود میں اٹھائے رکھا۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ آخر میں مولانا شمس صاحب امام مسجد لنڈن نے حضرت الامیر سے خاص خاص اصحاب کا انٹروڈیوس کرایا اور اس طرح تقریباً تمام حاضرین تک باری باری پہونچ کر انہوں نے مصافحہ کیا اور باتیں کیں۔

مسجد احمدیہ لنڈن کے متعلق اظہار خوشی

بعد میں سموالامیر شیخ حافظ وھبہ شیخ ابراہیم بن سلیمان سیکرٹری سعودی عرب لیگیشن اور یمنی اصحاب میں سے القاضی محمد عبد اللہ الشامی۔ الدکتور فرید بک رفاعی۔ السید علی بن محمد العقیلی اور بعض دوسرے نمائندگان مسجد دیکھنے کے لئے گئے۔ سب نے اندر جا کر مسجد کا معائنہ کیا۔ سموالامیر فیصل نے دیکھ کر نہائت خوشی اور تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ میں نے تو سمجھا تھا کہ شائد مسجد بہت چھوٹی سی ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد میں وسیع کی گئی ہے۔ جس پر ان کو بتایا گیا کہ یہ شروع میں ہی خدا کے فضل سے اتنی وسیع بنائی گئی تھی۔ اسی طرح باقیوں نے بھی بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور کافی عرصہ تک مسجد دیکھتے رہے۔ بعد میں سب کا مسجد کے سامنے فوٹو لیا گیا۔ سموالامیر نے تعجب سے دوبارہ فرمایا۔ کہ میں نے تو سمجھا تھا۔ کہ شائد مکان کا ہی کوئی حصہ مسجد ہوگی۔ جس پر مولوی صاحب نے کہا۔ کہ نہیں مکان تو بالکل علیحدہ ہے۔ ان کی خواہش پر ان کو مکان بھی دکھایا گیا۔ لیکچر ہال وغیرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

ہدیہ

رخصت ہونے سے پہلے سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے منن الرحمٰن آئینہ کمالات اسلام اور بعض دیگر عربی کتابیں خوبصورت جلدیں بنوا کر سموالامیر فیصل کو ہدیۃً پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے بہت شکریہ اور مسرت سے قبول کیں۔ اسی طرح مسجد لنڈن کی وزیٹرز بک زائرین کے دستخط کرانے کے لئے پیش کی گئی۔ جس پر سموالامیر نے دستخط کرتے ہوئے یہ عبارت کاپی پر اپنے ہاتھ سے لکھی

"لا ثبات عندیتی وشکری لحضرة الامام و اعجابی بذکائه"

(دستخط فیصل)

اس کے بعد جاتے ہوئے پھر سموالامیر نے اور دیگر نمائندگان نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ باقی تمام مہمان بھی بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ اور خدا کے فضل سے جلسہ مجموعی طور پر بہت ہی اچھا رہا! جن بڑے بڑے اور معزز مہمانوں نے دعوت قبول کی ان کے ناموں کی فہرست حسب ذیل ہے

معززین کے اسمائے گرامی

ہز رائل ہائی نس امیر فیصل وائسرائے آف مکہ

فواد بے حمزہ نائب وزیر خارجہ حجاز

شیخ ابراہیم سلیمان سیکرٹری قونصل گری سعودیہ عرب

ہز ایکسی لنسی توفیق بے سویدی وزیر خارجہ عراق

عبد اللہ سیکرٹری وزیر خارجہ

القاضی محمد الشیمی

القاضی علی عمر

ڈاکٹر فرید بے ریاضی

علی بن محمد علو قوآل

جمال آفندی حسینی

ڈاکٹر جارج انٹونیو

عونی بے عبد الہادی

ڈاکٹر حسین خالدی

راغب بے نشاشیبی

شیخ حاجی حافظ وھبہ سعودی عرب

سید رؤف عراق

مان ونڈنگی رومانیہ

مان لیک کرتی البانیہ

سائنور جی ڈوگورالا اٹلی

سائنور ٹامس لی بریٹن ارجنٹائن

ڈاکٹر اگبرٹ گیبر جرمن نمائندہ

مان بجورن گشاف پرنس اسویڈن

بیرن رابٹ برانٹ ڈی لینڈن

سر ایڈورڈ میکلیگن ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ ایم ۔ اے ۔ سی ایس ۔ آئی ۔

سر ہاربرٹ اینڈ لیڈی ڈینا رٹ ۔ جی ۔ سی ۔ بی ۔ سی ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ۔ کے ۔ بی ۔ ای او ۔ بی ۔ سی ۔ ایم ۔ سی ۔ ایم ۔ وی ۔ او چیف لیگل ایڈوائزر فوڈ ی فارن سیکرٹری

سر لوئیس اینڈ لیڈی ڈین ۔ جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای

سر ڈین اینڈ لیڈی راس نائٹ ۔ سی آئی ۔ ای ۔ ڈی لٹ ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ ایف ۔ آر ۔ جی ۔ ایس ۔ ایم ۔ آر ۔ اے سی ۔ ایف ۔ اے ۔ سی ۔ بی

لیڈی کاکس ۔ ڈی ۔ بی ۔ ای

سر فیروز خان نون کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ہائی کمشنر فار انڈیا

رچرڈ اینڈ ولیڈی ونسٹڈ کے ۔ بی ۔ ای سی ۔ ایم ۔ جی ۔ ڈی لٹ ایم اے

سر ایلفرڈ اینڈ لیڈی جیٹرٹن ۔ سی ۔ آئی ای ۔ کے ۔ ایچ ۔ جی ۔ ڈبلیو

سر ایگن بود کارٹر

لفٹننٹ کرنل سر گاڈ فری اینڈ لیڈی ڈیر یبل

کاؤنٹ ڈی سالس ایم ۔ اے

لیڈی بلوم فیلڈ

کرنل ایم ۔ ڈبلیو ۔ ڈگلس ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔

سردار بہادر اینڈ سردارنی صاحبہ موہن سنگھ ممبر آف کونسل فار انڈیا

کرنل جی ۔ جی ۔ ڈبلیو کاری اینڈ مسز کاری

ڈاکٹر مانرو ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ آئی ۔ سی ایس

لفٹننٹ کرنل اینڈ مسز میلون

برگیڈیر جنرل اے۔ برٹ۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایم جی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ایم ۔
کرنل اینڈ مسز سینیچ۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ ایم۔ پی
میجر اینڈ مسز جی۔ ل ۔
کیپٹن اینڈ مسز ایف۔ سی۔ سڈنی۔
کیپٹن اینڈ مسز ریڈ۔ ایچ۔ ڈی ۔
کیپٹن عطار اللہ۔ آئی۔ ایم۔ ایس
پروفیسر اینڈ مسز ام اسحاق۔ ایم۔ اے۔ لیکچرار کلکتہ یونیورسٹی ۔
پروفیسر ایم۔ اے۔ بٹ۔ ایم۔ اے ۔
اینڈ مسز بیکر و ڈیرین۔
مسٹر اینڈ مسز کالن بیکر
مسز گرسٹ ۔ مسز ہانگروو۔
مس اے ہرگریوز ۔ مسز وار سفولڈ
مسٹر اینڈ مسز بیل ۔
مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ مارٹین سیکرٹری برٹش ایمپائر لیگ
ڈاکٹر اینڈ مسز پلاک ۔ مسٹر پیٹرسٹن۔
اینڈ مسز فرمن ڈی۔ او۔ ڈی۔ سی این۔ ڈی ۔
ڈاکٹر یوگن کلاسکو بیسکر ار
مسٹر ایف۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ اینڈ مس سمتھ
مسٹر اے۔ انگر ۔ مسٹر اینڈ مس مارکس
مسز میکنات ۔ مسز کلارک ایم۔ اے
مس ایم۔ ایم۔ میڈلش۔ ایم۔ اے ۔
مسٹر اینڈ مسز پارک ہرسٹ۔ ایم۔ اے ۔
مسٹر اینڈ مسز کر ۔ مسٹر اینڈ مسز ٹرنر ۔
مس ٹرنر سیکرٹری نیشنل کنسل وٹیرانس یونین
ڈاکٹر اینڈ مسز کیل میڈیکل آفیسر سلنہ پٹنی۔
ڈاکٹر اینڈ مسز شکر محمد ۔ مسٹر اینڈ مسز ای جی
مسٹر اینڈ مس وائٹ ہاؤس۔ ایم۔ اے
سکرٹری پٹنی لٹریری سوسائٹی ۔
ریورینڈ سیٹونسن پٹنی کانگریگیشنل چرچ
ریورینڈ سٹیفن ہاکنسن ۔
ریورینڈ اے ڈا۔ وہ چرچ آف انگلینڈ
مسز پینی تھارن ۔ مسز ہائیلٹ وائٹ ۔
مسٹر اینڈ مسز بال۔ مسٹر اے۔ ڈی۔ ایونز ۔
مسٹر ایچ پرس۔
ماسٹر ڈیپر
مسٹر جان آرتھر
مس برڈ۔
مسٹر اینڈ مسز ڈگلس ویکفیلڈ
مسٹر جے۔ پی۔ کالیسر

شیعہ مذہب کے متعلق ایک دوست کے پندرہ سوالات کے جواب

از جناب سید صادق حسین صاحب اٹاوہ

حال میں لکھنؤ کے ایک صاحب نے بعض شیعہ عقائد کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کے لئے چند سوالات بھیجے۔ جن کے جواب جناب سید صادق حسین صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ اٹاوہ نے لکھے۔ یہ سوالات مع جواب درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

پہلا سوال

کیا احمدیہ سلسلہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو شہادت خصوصی کا درجہ دیتا ہے؟

جواب

سلسلۂ احمدیہ اس بات کو تو مانتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ مگر ان کی شہادت کی کوئی خصوصیت نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے ثابت شدہ نہیں مانتا۔

دوسرا سوال

آیا اس سلسلہ کی تعلیم کی رُو سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت اسلام کی زندگی اور حیات جاودانی کا موجب ہوئی؟ اگر آپ شہادت قبول نہ کرتے۔ تو اسلام کو کتنا نقصان پہونچتا؟

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"ہم صدیقی اور فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کیں۔ لکھیں تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں ختم نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات لکھنا چاہیں۔ تو کیا ان دو تین فقروں کے سوا کہ وہ انکار بیعت کی وجہ سے کربلا کے میدان میں روکے گئے۔ اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

بہر حال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آیا۔ اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجہ کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو۔ اور نا اتفاقی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور بزرگوار صحابہ رضی اللہ عنہم جو رسولوں کی طرح دُنیا میں کام کر گئے۔ اور پھر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ اُن سے بقول آپ کے لاپروائی ثواب کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے۔ چونکہ دُنیا دار العمل ہے۔ اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔

پس جس کے دل میں امام حسن حسین کی وُہ عظمت ہے۔ کہ وُہ اب دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے۔ تو بلاشبہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ٹھہریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ مخواہ اُن کو افضل ٹھہرایا جائے"۔

تیسرا سوال

"اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد" کے حقیقت افروز Fact کا آپ لوگوں کے نزدیک کیا مفہوم ہے؟

جواب

اللہ تعالےٰ نے اسلام کو تا قیامت زندہ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں ایک پیش گوئی فرمائی ہے۔ جو سُنی اور شیعہ دونوں میں مسلّم ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ دین اسلام کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ہر صدی کے سر پر کوئی نہ کوئی مجدد بھیجتا رہے گا۔ وُہ مقدس انسان یعنی مجدد اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق جدید فہم پا کر اسلام کی صداقت دُنیا پر ظاہر کرے گا۔ اور کفر و شرک و بدعات و خرافات کو مٹائے گا۔ اس تجدید اسلام کے کام میں اس کو دشمنان حق سے سخت اذیتیں پہونچیں گی۔ مگر آخر کار خدا تعالےٰ کا فرستادہ اور مامور ہی فتح یاب ہوگا۔ اسی حقیقت کا اظہار ان لفظوں میں کیا گیا ہے۔ کہ:

"اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد"

چوتھا سوال

حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانیوں کی یاد میں ایام محرم الحرام میں خصوصیت سے جلسے منعقد کرنا۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلیں حضرت امام حسین علیہ السلام کے نقوش کو اپنے ذہنوں میں بٹھا لیں اور ان کی ایثار بھری زندگی سے نیک سبق لیں۔ آپ لوگوں کے خیال میں کیا ہے۔ کیا قادیان میں اس قسم کے جلسے ہوتے ہیں؟

جواب

شریعت محمدیہ ایک شریعت کاملہ ہے جس میں دین و دُنیا دونوں کی بہتری کے لئے تمام ضروری تعلیمات و ہدایات مجملاً یا مفصلاً موجود ہیں۔ اسی وجہ سے کسی جدید شریعت کی تا قیامت ضرورت نہیں۔ پس غور طلب یہ امر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔

شہیدوں کی یادگار قائم کرنے کے لئے کیا دستور العمل مقرر فرمایا ہے کتب سیر و احادیث سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام حیات میں آپ کے حقیقی چچا زاد بھائی حضرت عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب وحضرت جعفر طیار بن ابی طالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اور آپ کے حقیقی چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب کفار سے جنگ کر کے شہید ہوئے۔ چنانچہ جنگ بدر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجروح اور قریب الموت حضرت عبیدہؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "تم میرے اہل بیت سے شہید اول ہو" (ترجمہ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۱۵)

جنگ احد میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی شہادت کے موقعہ پر حیات القلوب مذکور صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے۔ "زینب بنت جحش بھی حضرت کے استقبال کو گئی تھی اور مقتولوں کا حال پوچھتی تھی۔ حضرت نے فرمایا محض رضا جوئی خدا کے لئے صبر کر۔ پوچھا کس کے لئے صبر کروں۔ فرمایا اپنے بھائی کے لئے اس نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اس کے واسطے شہادت گوارا ہو۔ پھر حضرت نے فرمایا خدا کی رضا جوئی کے لئے صبر کر پوچھا کس کے واسطے فرمایا حمزہ بن عبد المطلب کے لئے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب کی شہادت کی خبر منجانب اللہ پا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا اس کی نسبت حیات القلوب مترجم جلد ۲ صفحہ ٦٤٢ میں لکھا ہے۔ کلینی و شیخ طوسی و برقی نے بسند ہائے صحیح و حسن حضرت صادق سے روایت کی ہے۔ کہ جب جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے حضرت رسول نے حضرت فاطمہ کو فرمایا کہ اسماء بنت عمیس کے لئے کھانا پکا کر روانہ کریں اور خود بھی اس کے گھر جا کر اس کو تسلی دیں اور تین دن تک ایسا ہی کریں"۔ پس مومنوں کے لئے سید حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

شہید مظلوم حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزند دلبند حضرت علی سجاد جن کو امام زین العابدین بھی کہتے ہیں میدان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ موجود تھے۔ بیماری کی وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے۔ مگر اسیر قافلہ اسیران اہل بیت تھے۔ ظاہر ہے کہ حضرت سجاد موصوف سے زیادہ محبت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ حال کے کسی شیعہ مولوی مجتہد کو نہیں ہو سکتی۔ پھر تقویٰ و طہارت زہد و عبادت کے لحاظ سے آپ امام سجاد اور زین العابدین کہلاتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار وغیرہ کی شہادت کے بعد شہیدان کربلا کی یادگار کیا اور کس طرح قائم کی۔ پس دلائل معتبرہ سے جو یادگار ان کی قائم کردہ یقیناً ثابت ہو جائے۔ سچے محبان اہل بیت کو وہی یادگار کافی ہے۔ اب عشرہ محرم میں شیعہ اور نیم شیعہ صاحبان جو اعمال تعزیہ داری، علم برداری وغیرہ فرض و واجب سے کچھ زیادہ ہی سمجھ کر بجا لاتے ہیں۔ وہ اگر حضرت سجاد علیہ السلام کی قائم کردہ یادگار ثابت ہو جائے تو جاری رکھیں ورنہ چھوڑ دیں۔

اگر بہت کچھ تلاش و تحقیق کے بعد حضرت سجاد کے طریق عمل سے عشرہ محرم کے اعمال مذکور کا ثبوت نہ مل سکے تو پھر بعد کے باقی ائمہ اہل بیت کے طریق عمل سے ہی بطرز محدثین ثابت کر دکھائیں۔ یہ بھی نہ کر سکیں۔ اور اپنے موجودہ طریق عمل کو بھی نہ چھوڑیں۔ تو انصاف اس کا مقتضی ہے۔ کہ پیروی و محبت و تمسک بہ اہل بیت کے دعوے سے دستبردار ہو جائیں۔

پانچواں اور چھٹا سوال

کیا آپ کے سلسلہ کی طرف سے ایام شہادت امام علیہ السلام کو کچھ فضیلت و برتری دی گئی ہے۔ اور ان دنوں بطور تعزیت و افسوس آپ لوگ خوشی کے مواقع اور تقاریب مسرت کو ملتوی کر دیتے ہیں۔ یا اس رنگ میں ان دنوں کو کچھ خصوصیت نہیں دی جاتی؟ اگر نہیں دی جاتی۔ تو کیوں؟

کیا ان دنوں باجہ بجانا گانا وغیرہ ناجائز سمجھتے ہیں یا نہیں۔

جواب

قادیان اور ہر جگہ کے احمدی ایام محرم میں بھی وہی کیا کرتے ہیں۔ جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ شہادت امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے شریعت محمدیہ کو منسوخ نہیں جانتے۔ بلکہ اسی کو واجب الاتباع اور ذریعہ نجات جانتے ہیں۔

ساتواں سوال

آپ کا سلسلہ شہیدان کربلا کی ارواح مقدسہ کو ثواب پہونچانے کی غرض سے کھانے پکا کر غریبوں کو کھلانا اور ضرورت کے موقعہ پر ان دنوں ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگانا کیسا سمجھتا ہے۔ کیا احمدی لوگ شہیدان کربلا کی ارواح کو ثواب پہونچانے کے لئے کھانے پکاتے ہیں۔

جواب

شہیدان کربلا کی ارواح مقدسہ کو ثواب پہونچانے کے لئے احمدی جماعت کے لوگ وہی کیا کرتے ہیں جو شریعت محمدیہ میں شہداء کی ارواح مقدسہ کو ثواب پہونچانے کے لئے عام طور پر بتایا گیا ہے۔ شریعت محمدیہ کو ناقص سمجھ کر جدت طرازی و بدعت (اداء) کے مرتکب نہیں ہوتے۔

آٹھواں سوال

ختم دلانا آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ کیا آپ لوگ بزرگوں کا ختم دلاتے ہیں؟

جواب

احمدیوں کے نزدیک ختم دلانا کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔ اس لئے وہ یہ کام نہیں کرتے۔ اگر کوئی شیعہ صاحب ثابت کر دیں۔ تو پھر احمدیوں کو بھی کچھ عذر نہ ہوگا۔

نواں سوال

کیا آپ لوگ خصوصیت کے ساتھ شہیدان کربلا کی قربانیوں کے بیان کرنے اور ان کی یاد میں مرثیہ گوئی کو ثواب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اپنے سکولوں میں بچوں کو ان کے شاندار کارناموں سے واقف کرتے ہیں؟

جواب

احمدیہ سکولوں میں بچوں کو شریعت محمدیہ کے مطابق احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اشاعت و حمایت اسلام کا شوق دلانے اور مبلغ اسلام بنانے کے لئے ان کو صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں رنگین کرنے کی حتی الامکان سعی کی جاتی ہے۔

بچوں کو اسلامی تاریخ بھی پڑھائی جاتی ہے جس کے ضمن میں شہیدان اسلام کے ساتھ شہیدان کربلا کے حالات بھی آ جاتے ہیں ہاں خصوصیت کے ساتھ شہیدان کربلا کے حالات بیان کرنے کے لئے رونے رلانے رونی صورت بنانے سے جنت میں جانے یا بالفاظ دیگر مرثیہ خوانی نوحہ خوانی اور سوزخوانی وغیرہ کی قسم کا کوئی سبق انہیں نہیں پڑھایا جاتا

دسواں سوال

سلسلہ عالیہ کے محترم بانی کی نظر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا کیا درجہ ہے؟ کیا وہ اپنے تئیں آنحضور سے برتر گردانتے تھے؟ اگر آپ اپنے آپ کو افضل سمجھتے

تو اس کے منقولی و معقولی دلائل دیجئے کہ اس امر میں وہ حق بجانب تھے۔

جواب

سوال نمبر ۱۰ کا جواب سوال نمبر ۱ کے جواب میں آ گیا ہے۔ مگر مزید تسلی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار تبلیغ الحق سے ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) "میں اس اشتہار کے ذریعہ اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کے رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنی اس میں موجود نہ تھے ... بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالے اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کے تقویٰ اور خشیت الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔"

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں۔

"اب وہ زمانہ آ گیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔"

(ج) پھر ایک دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

گیارھواں سوال

"صد حسین است درگریبانم" کیا انہی کا شعر ہے۔ اس کی تشریح و تفسیر ذرا تفصیل سے بیان فرمائی جائے۔

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنی مماثلت حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ پس اگر آپ نعوذ باللہ امام حسین علیہ السلام کی کچھ تحقیر کرتے تو اپنے آپ کو ان کا مثیل کیوں ٹھہراتے۔ رہا آپ کا یہ مصرعہ کہ "صد حسین در گریبانم"۔ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی تحقیر کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یزیدی الطبع دشمنان حق سے جو اذیتیں مجھ کو پہنچی ہیں اور آئندہ مجھ کو اور میرے ماننے والوں کو پہنچیں گی وہ بہت زیادہ ہیں۔ مصرعہ اولےٰ یعنی "کربلائیست سیر ہر آنم"۔ بھی اسی مطلب کی تائید و تصدیق کرتا ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اخباری دنیا اسبات سے بخوبی واقف ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی مرید بعض یزیدی الطبع لوگوں کے ہاتھ سے حسین مظلوم علیہ السلام کی طرح بحالت مظلومی شہید کئے گئے اور آئندہ کا علم اللہ تعالےٰ کو ہے۔

بارھواں سوال

اہل بیت کی تعیین آپ لوگ کیسے کرتے ہیں۔ ان کی تعظیم کے متعلق آپ کے سلسلہ کی کیا تعلیم ہے۔

جواب

اہل بیت کی تعیین کے وقت ہم احمدی دو پہلو مد نظر رکھتے ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) روحانی۔ جسمانی پہلو کے لحاظ سے اہل بیت کی تعیین کے لئے قرآن کریم کی آیات ذیل ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ قالوا اتعجبين من امر الله رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد (سورہ ہود) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہؑ سے مخاطب ہو کر فرشتوں نے کہا۔ کہ کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے۔ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر ہوں۔ اے اہل بیت تحقیق وہ ہے مستحق حمد صاحب عظمت۔ انہیں معنوں میں یہ لفظ (اہل بیت) ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن شریف میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ سیاق و سباق آیت تطہیر سے ظاہر ہے (نوٹ) عربی زبان میں اہل کا لفظ مذکر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ گھر میں مرد اور عورت دونوں ہوتے ہیں۔ اس لئے اگرچہ مخاطب خاص عورتیں ہوں۔ لیکن لفظ اہل کے مذکر ہونے کی وجہ سے نیز تغلیباً ضمیریں مونث نہیں۔ بلکہ مذکر لائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آیات سورہ ہود اس پر گواہ ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت میں آپ کے گھر کے مرد اور آپ کی ازواج مطہرات سب داخل ہیں۔ بشیعہ صاحبوں کا یہ خیال کہ اہل البیت سے مراد صرف بارہ امام ہیں۔ محض بے دلیل ہے۔ جلاء العیون مترجم صفحہ ۶۵ میں وصیت رسول خدا اس طرح لکھی ہے۔ "جب غسل سے فارغ ہونا توقف کرنا یہاں تک کہ جبرئیل تم کو اجازت دیں۔ پس ہمراہ فاطمہ و حسنین مجھ پر نماز پڑھنا اور مجھ پر تکبیر کہنا۔"

"بعد اس کے میرے مردان اہلبیت فوج فوج مجھ پر نماز پڑھیں۔"

(۲) روحانی پہلو کے لحاظ سے ہمارے نزدیک منجملہ افراد امت محمدیہ جو کامل و مقدس انسان ببرکت اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الہامات الٰہیہ کشوف صحیحہ۔ منامات صادقہ۔ تائیدات سماویہ علوم دقیقہ و معارف لطیفہ قرآنیہ سے مشرف ہو جائے وہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل البیت میں داخل ہے۔ حدیث نبوی سلمان منا اہل البیت اسپر شاہد ناطق ہے۔ ولنعم ما قیل۔

خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است
شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است

(ب) اہلبیت کی تعظیم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

تیرھواں سوال

آپ لوگ دوسرے تمام مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا کیوں گناہ سمجھتے ہیں۔ معقولی اور منقولی دلائل سے سمجھائیے۔

جواب

کسی نبی کے منکر کا جنازہ پڑھنا سنی و شیعہ دونوں کے نزدیک شرعاً ممنوع اور گناہ ہے۔ اس وجہ سے احمدی بھی حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود نبی اللہ کے منکر و مکذب کا جنازہ پڑھنا گناہ سمجھتے ہیں۔ ایک اور طرح سے بھی آپ اپنے سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ غور فرمایئے اگر آپ کے خیال کے مطابق امام مہدی آخر الزمان اور حضرت عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی اللہ اس زمانہ میں ظہور فرما کر اپنے دعاوی کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ تو جو لوگ ان کے منکر و مکذب ہونے کی حالت میں فوت ہو جائیں۔ ان کا جنازہ پڑھنا شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہوگا۔ یا ناجائز۔ گناہ ہوگا یا کار ثواب۔ معقول و منقول دلائل دونوں سے کام لیں اور احمدیوں کو شکر گذاری کا موقع دیں۔

چودھواں سوال

کیا آپ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ "نظر لگ جاتی ہے"۔ اگر لگ جاتی ہے۔ تو اس کی فلاسفی کیا ہے۔

جواب

نظر کا اثر ہوتا ہے۔ یہ احمدی بھی مانتے ہیں۔ اس کی دلیل تجربہ و مشاہدہ ہے۔ کیونکہ ہر چیز کے خواص تجربہ و مشاہدہ سے ہی ثابت ہوتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

چشم فرو پوش چو دُر در صدف
تا نشوی تیر بلا را ہدف
کین ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد
از نظر تو بہ شکن نے رسد

پندرھواں سوال

علم پامسٹری کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب

جواباً عرض ہے۔ کہ اس سوال کی تفصیل و تشریح کے لئے آپ ذرا پھر تکلیف گوارا فرمائیں تاکہ پورے طور پر سوال سمجھ لینے کے بعد جواب عرض کیا جائے۔ نیز براہ مہربانی تحریر فرمائیں کہ اس سوال کے جواب کے لئے سلسلہ احمدیہ کی تخصیص کی کیا وجہ ہے

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب اسمبلی کی کاروائی

۲۹ مارچ کو جب پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو میاں افتخار الدین صاحب کانگرسی ممبر نے کہا۔ کہ میں نے کل وزیر اعظم کی راست بیانی کے متعلق جو الفاظ لکھے تھے۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے تھے۔ اس لئے میں انہیں واپس لیتا ہوں۔ وزارتی پارٹی نے آنریبل سپیکر کو متوجہ کیا کہ کل کے اجلاس میں بعض ارکان نے ناشائستہ الفاظ استعمال کئے تھے اور یونینسٹ پارٹی مردہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ اس بارہ میں فیصلہ کیا جائے۔ آنریبل سپیکر نے کہا۔ کہ اگر کسی ممبر نے یہ الفاظ کہے تھے۔ تو وہ جرأت سے کام لے کر اس کا اقرار کریں۔ اس پر ایک کانگرسی ممبر نے کہا کہ میں نے کہے تھے سپیکر نے انہیں واپس لینے کو کہا۔ مگر ممبر مذکور نے کہا کہ یہ الفاظ غیر پارلیمنٹری نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سپیکر نے کہا کہ اچھا اس کے متعلق غور کرنے کے بعد میں رولنگ دوں گا۔

آج پھر میاں افتخار الدین کے ساتھ ایک پولیس افسر کی بدسلوکی کے سلسلہ میں کانگرسی ممبروں نے ارکان اسمبلی کی مراعات کا سوال اٹھایا۔ اور کہا کہ ہماری پارٹی نے انہیں اپنا نمائندہ بنا کر حالات کی تحقیقات کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن سپیکر نے فیصلہ دیا۔ کہ چونکہ ممبر موصوف ہاؤس کے نمائندہ نہ تھے۔ اس لئے حقوق و مراعات کا سوال پیدا نہیں ہوتا اس کے متعلق التوا کی دو تحریکات پیش کی گئیں۔ لیکن سپیکر نے کہا کہ ان پر بحث بجٹ پر بحث ختم ہونے کے بعد ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کے دوران میں نہیں۔ اس پر تمام کانگرسی ارکان اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور شاہ عالمی دروازہ کے اندر جا کر کسانوں کے جتھہ سے بات چیت کرنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ دروازہ کے باہر جب جتھہ گرفتار ہوا۔ تو یہ لوگ اسمبلی ہال میں واپس آگئے۔ ایک اطلاع یہ ہے کہ انہیں بھی پولیس نے زیر حراست کر لیا۔ لیکن ممبران کے یہ کہنے پر کہ ہم اسمبلی کے اجلاس میں جا کر شریک ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد لینڈ ریونیو کے لئے مطالبہ زر پیش ہوا۔ اس کے متعلق ۱۸۰ تحریکات التوا پیش کی گئی تھیں۔ جن میں سے ایک پر تقریر کرتے ہوئے میاں نور اللہ نے کہا کہ چاہی رہٹ اور مالیہ اراضی میں علی الترتیب ۲۵ اور دس فیصدی کی تخفیف ہونی چاہیئے۔ زمیندار اپنے خرچ سے جو کنوئیں لگواتے ہیں۔ اس پر حکومت کو ٹیکس لگانے کا کیا حق ہے۔ گذشتہ سال حکومت کو پچاس لاکھ کی بچت ہوئی۔ لیکن اسے زمینداروں کے فائدہ کے لئے خرچ کرنے کے بجائے Consolidated fund میں ڈال دیا گیا۔ اور ترقیات کے اقدام اختیار کئے گئے۔ حالانکہ اس وقت زمینداروں کو روٹی کی ضرورت ہے ہسپتالوں کی نہیں۔ اگر مطلوبہ تخفیف کر دی جائے۔ تو ۲۷ لاکھ کی کمی ہوگی۔ جو فالتو محکمے بند کر کے پوری کی جا سکتی ہے۔

اس کے جواب میں وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مالیہ میں تخفیف کے لئے سلائیڈنگ سکیل پر عمل ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اجناس کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے مطابق زمینداروں سے مالیہ وصول کیا جایا کرے گا۔ اگر قیمتیں گریں گی تو اس کے مطابق مالیہ میں بھی تخفیف کر دی جائے گی۔ اگر یہ طریق ہی قائم رہتا۔ تو ربیع ۱۹۳۸ء کا مالیہ ضلع لائل پور میں پچاس لاکھ ۱۳ ہزار چھ سو ۳۸ روپیہ ہوتا۔ لیکن اس سکیل کی رو سے صرف ۳۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۷ سو ۹۸ وصول ہوا۔ مالیہ میں دس فیصدی کی تخفیف سے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اسی فیصدی زمینداروں کو اس سے صرف ایک روپیہ ماہوار کی بچت ہوگی۔ اصل فوائد ان زرعی قوانین سے ان کو حاصل ہوں گے۔ جو ہم نے بنائے ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں بیس کروڑ کا ہیر پھیر ہونے والا ہے۔ آپ نے حزب الاختلاف سے اپیل کی۔ کہ صوبہ کی فلاح کے پیش نظر اختلافات کے باوجود مل کر کام کرنا چاہیئے۔ رائے شماری پر تحریک تخفیف ۲۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۷۵ کی اکثریت سے گر گئی۔

لکھنؤ کی تحریک مدح صحابہ

لکھنؤ میں صحابہ کرام کی مدح برملا پڑھنے کے سلسلہ میں سنیوں کی طرف سے جو سول نافرمانی کی جا رہی ہے اس میں قریباً دو ہزار سنی اس وقت تک گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور یہ معاملہ روز بروز زیادہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ صوبہ یو۔ پی کے مسلمانوں کی یہ کشمکش ان کی قوت کو جو پہلے ہی کم ہے بالکل ضائع نہ کر دے اس لئے یو۔ پی پراونشل کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اس کا تصفیہ کرانے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس میں شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کے باا ثر اور سنجیدہ زعماء شامل ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی خبر آئی ہے کہ مسلمانوں کی خانہ جنگی کے خاتمہ کی خبر سن کر پنجاب کے احراری لیڈر بھی وہاں اٹھ دوڑے ہیں۔ چنانچہ ایک تار کے ذریعہ اطلاع ملنے پر مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار لکھنؤ روانہ ہو گئے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ حسب عادت یہ لوگ کوشش کریں گے۔ کہ مسلمانوں میں یہ فتنہ جاری رہے۔

پنجاب میں صنعت و حرفت کیلئے قرضہ

حکومت پنجاب نے صوبہ میں صنعت و حرفت کی ترویج کے لئے بجٹ میں جو گنجائش رکھی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کے علاوہ وہ ایک کروڑ روپیہ قرض لے کر صوبہ میں بعض صنعتوں کے فروغ کا انتظام کریگی جو براہ راست اسکی نگرانی میں ہوگا۔ صوبہ کی بعض ضروریات مہیا کرنے کے لئے کارخانے جاری کئے جائیں گے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ چند روز تک اسمبلی میں قرضہ کیلئے ایک بل پیش ہو جائیگا۔ اور جلد از جلد اس تجویز کو عملی صورت دے دی جائیگی۔ تاکہ حکومت پنجاب [illegible]

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمنی اور پولینڈ کی متوقع جنگ

اس وقت پولینڈ کی حالت یورپ کے تمام دیگر ممالک کی نسبت زیادہ نازک ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد اتحادی طاقتوں نے معاہدہ ورسائی کے مطابق پولینڈ کے لئے جرمن علاقہ میں سے سمندر تک ایک گذرگاہ بنا دی تھی۔ جس کے نتیجہ میں جرمنی کا صوبہ مشرقی پروشیا باقی مملکت جرمنی سے کٹ گیا تھا۔ ہٹلر حلف اٹھا چکا ہے۔ کہ معاہدہ ورسائی کی ہر اس دفعہ کو کالعدم کرکے چھوڑے گا جس کے نتیجہ میں جرمنی کو نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے میمل پر قبضہ کے بعد اس کی طرف سے ڈانزگ کی واپسی کے مطالبہ کی توقع ہے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عنقریب اس پر قبضہ کریگا کیونکہ یہ خالص جرمن علاقہ ہے۔

پولینڈ کی حالت یہ ہے۔ کہ اسے فرانس اور انگلستان پر اعتماد نہیں۔ کہ وہ اس کی مدد کریں گے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ گذشتہ دنوں مسٹر چیمبرلین نے جمہوریتوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان شائع کرنے کا جو اعلان کیا تھا۔ اس پر پولینڈ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ باقی رہ گیا۔ روس سو اس کے ساتھ اس کے تعلقات کبھی بھی اچھے نہیں ہوئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پولش قوم بہت بہادر ہے۔ اور پولینڈ کی حکومت بیس پچیس لاکھ سپاہی میدان میں لا سکتی ہے لیکن اس کے پاس جدید ترین آلات حرب نہیں ہیں۔ اور اس کی ہوائی طاقت تو بالکل ہی بے حیثیت ہے۔ وہ اعلانات تو کر رہی ہے۔ کہ وہ حملہ آور کا مقابلہ اکیلی ہی کرے گی۔ اور اپنے ملک کی آزادی کو برقرار رکھے گی لیکن اگر جرمنی سے جنگ چھڑ گئی۔ تو اس کا شکست کھا جانا یقینی سمجھا جا رہا ہے۔ اس لئے یا تو اسے جرمنی کے سامنے سر جھکا دینا ہوگا۔ اور یا پھر جمہوریتوں کے ساتھ مل کر جرمنی کو مرعوب کرنا پڑے گا۔ ۲۹ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک لنڈن جا رہے ہیں۔ جہاں وہ حکومت برطانیہ کے ارباب حل و عقد سے گفت و شنید کریں گے۔ لیکن وارسا سے آمدہ اسی تاریخ کی ایک خبر یہ بھی ہے۔ کہ سفیر جرمنی متعینہ پولینڈ نے کرنل بیک سے ملاقات کی۔ اور کرنل موصوف نے اسے یقین دلایا۔ کہ حکومت پولینڈ جرمنی کے مخالفوں سے مل کر اس پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اور ۱۹۳۴ء میں دونو ممالک کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ اقدام نہ کرنے کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہتی۔ تاہم پولینڈ میں جرمنوں کے خلاف شورش بہت بڑھ رہی ہے۔ پولش لوگ بالخصوص سرحدی اضلاع کے رہنے والے جرمنوں کے خلاف سخت مظاہرے کر رہے ہیں۔ ان کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ جائیدادوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ ایک شہر میں جرمنوں کے مکانوں کی کھڑکیاں توڑ دی گئیں۔ اور ان کی جانوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ اور ان واقعات کا جرمنی میں خوب پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ جنرل گوئرنگ کے اخبار نے اس کے متعلق "ناقابل برداشت بات" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں پولینڈ کی حکومت کو تنبیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر یہی لیل و نہار رہے تو دونو ممالک کے دوستانہ تعلقات قائم نہیں رہ سکیں گے۔ پولینڈ کی حکومت ان مظاہروں اور شورش کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن تا حال اسے اس میں کامیابی نہیں ہوسکی۔ اس کی طرف سے ایک اپیل شائع کی گئی ہے۔ جس میں جنگی تیاریوں کے لئے چار کروڑ اسی لاکھ پونڈ قرضہ اہل ملک سے مانگا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہماری سرحدات پر ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ کہ جنگ ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ پولش فوج کی آزمائش کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔ بعض اخبارات نے یہ لکھا تھا۔ کہ پولینڈ کی سرحد پر جرمنی اپنے دفاعی انتظامات کو مضبوط کر رہا ہے لیکن جرمنی کی طرف سے سرکاری طور پر اس کی تردید کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ سرحد پہلے ہی کافی مضبوط ہے۔ جدید دفاعی انتظامات کے سلسلہ میں وہاں کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ٭

برطانوی پارلیمنٹ میں نئی حکومت کے قیام کی تحریک

۲۹ مارچ کو پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن۔ مسٹر چرچل اور مسٹر کوپر وغیرہ کی طرف سے ایک تحریک پیش کی گئی جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات اس امر کے متقضی ہیں۔ کہ انگلستان میں نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔ جو سامان جنگ کی مکمل تیاری کا انتظام کرے مسٹر کوپر نے گذشتہ شب ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ مسولینی نے اپنی تقریر میں اس قدر سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ گذشتہ دس سال میں کبھی سننے میں نہ آئے تھے۔ ان سے عالمگیر وحشت طاری ہو گئی ہے۔ اب جنگ کو روکنے کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی کا مقابلہ متحدہ محاذ کی صورت میں کیا جائے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ عنقریب ٹوٹ جائے گی۔ اور از سر نو انتخابات ہوں گے ٭

مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کابینہ میں پھوٹ کی افواہیں بالکل غلط ہیں ٭

۳۰ مارچ کی خبر ہے کہ دارالعوام میں مذکورہ بالا تحریک پیش کرنے والے ممبروں کی تعداد صرف ۴۹ تھی لیکن ۱۰۰ ممبروں نے اس تحریک میں ایک ترمیم پیش کی ہے جس کا مقصد وزیر اعظم پر کامل اعتماد کا اظہار کرنا اور اس اعتماد کو پائمال کرنے والے ہر شخص اور ہر کوشش کی پر زور مذمت کرنا ہے ٭

جنگ کے متعلق مدبرین یورپ کے تازہ آراء و افکار

۳۰ مارچ کو وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے۔ کہ ٹیریٹوریل فوج کو دوگنا کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ یہ فیصلہ بین الاقوامی حالات کے ہر پہلو کا بہ نظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ جبری بھرتی کا نفاذ غیر ضروری ہے۔

فرانس کے وزیر اعظم موسیو دلادیہ نے گذشتہ شب ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس اپنی زمین کا ایک انچ بھی کسی کو نہیں دیگا۔ اور نہ اپنے کسی حق سے دستبردار ہوگا لیکن اس کے باوجود ۱۹۳۵ء کے معاہدہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تیار ہے۔ اور اس سلسلہ میں تجاویز کا خیر مقدم کرے گا۔ امریکہ میں اس تقریر کو معقول بر محل اور اعتدال پسندانہ ہونے کے لحاظ سے سراہا جا رہا ہے لیکن جرمن اخبارات کی رائے ہے۔ کہ یہ فرانس اور اٹلی کے مابین سمجھوتہ چاہنے والوں کے لئے بے حد مایوس کن ہے۔ ۱۹۳۵ء کے مذکورہ بالا معاہدہ کے متعلق حکومت اٹلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ کبھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا اور یوں بھی اب اس کی حیثیت ایک قصۂ پارینہ سے زیادہ نہیں اب تو دونو ممالک میں دوستی کی یہی صورت ہے۔ کہ از سر نو تمام حالات پر غور کرکے کوئی سمجھوتہ کیا جائے۔ مسولینی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی بحیرۂ روم میں مقید رہنا گوارا نہیں کر سکتا ٭

حکومت جرمنی نے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ اس کی طرف سے ڈانزگ کے متعلق پولینڈ کو کوئی الٹی میٹم دیا گیا ہے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے ۳۰ مارچ کو آہنر میں جو جنگ سے قبل جرمن علاقہ تھا۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہٹلر کے اس اعلان پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ جرمنی یورپ میں اب مزید علاقے حاصل نہیں کرتا۔ اور سرحدات پر فوجی نقل و حرکت کے متعلق افواہوں کو درست تسلیم نہیں کرتے۔

رومانیہ کے وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ موسم خزاں میں ہمیں روتھینیا پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی نے دعوت دی تھی مگر ہم نے انکار کر دیا تھا۔ ہمارے تعلقات ریاستہائے بلقان اور پولینڈ سے اچھے ہیں۔ اور حالیہ نازک ایام میں ترکی کی طرف سے ہمیں جنگی امداد کا پورا یقین دلایا گیا تھا ٭